OPEN ACCESS

Al-Nasr

ISSN (Online): 2958-9398 ISSN (Print): 2959-1015

https://alnasrjournal.com/

Al-Nasr, Volume I, Issue 2 (July-December 2022)

غیر مسلم ممالک میں نکاح اور سیر وگیسی سے متعلق مسائل واحکام:ایک تجزیاتی مطالعہ

# A Study of the Issues and Rulings related to Marriage and Surrogacy in Non-Muslim Countries

#### Hafiz Muhammad Abid Noman

Doctoral Candidate Islamic Studies, Kulliah Arabic, Allama Iqbal Open University, Islamabad

## Hafiz Muhammad Arif Siddiqi

Doctoral Candidate Islamic Studies, Government College University

Faisalabad, Faisalabad

#### **Abstract**

Marriage (Nikah) is a contract between a man and women which allows them to have an intimate. In surrogacy there is no legal wed lock, and the surrogate mother just consents to carry a pregnancy for intended parent(s). Islam encourages one to marry, it does not matter how engrossed one becomes chasing their dreams i.e. education, work and trade, it is secondary as getting married is cited as completing half of your faith. Such a partner should possess inner and outer beauty as well as a good education and proper upbringing, along with good manners however this is not a prerequisite. Islam teaches one should look to favour inner beauty as outer beauty fades. One must try to avoid a partner who is infertile or has bad character. Wealth and lust should be completely overlooked. In this article we are not just discussing the Islamic laws regarding marriage, but also discussing an important topic in today's world, surrogacy, in the light of Quran, Hadith and Highly Ranked Scholars.

Keywords: Non-Muslims Countries, Marriage, Surrogacy



## تمہید

نکاح مر دوعورت کے درمیان شرعی اصولوں پر کیا گیا معاہدہ ہے جس کے نتیج میں ایک دوسرے کے ساتھ جنسی تعلق جائز اور پیدا ہونے والی اولاد کا نسب شرعاً ثابت ہو جاتا ہے اور باہم حقوق و فرائض عائد ہو جاتے ہیں جبکہ سیر و گیسی ایک نکاح کے بغیر تولید یا بچے کی پیدائش کا ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک عورت کسی دوسرے جوڑے کے نطفے کو اپنے رحم میں رکھتی، اُس کی نشو نماکرتی اور اُس بچے کو دنیا میں لانے کا سب بنتی ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم دنیا کے جس خطے میں فروکش ہو جائیں ہمیں نکاح سے قبل سعی و کو شش کر کے بہترین رشتہ تلاش کرنا ضروری ہے۔ وہ بہترین رشتہ حسن و زبیائی۔ تعلیم و تربیت۔ اخلاق و کر دارسے متصف ہو۔ خاندان شریف۔ عورت مسلمہ ، عفیفہ اور ولود (بچے جننے والی) ہو۔ بدکر دار ، ناشزہ اور عقیم سے ہر دو جانب سے اجتناب کیا جائے۔ صرف مال و دولت ، خوبصورتی اور وقتی لذت کا فی نہیں ہے۔ اس مقالہ میں غیر مسلم ممالک میں نکاح کے مسائل واحکام کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے ایک اہم مسئلے سیر و گیسی پر قرآن و حدیث اور فقہی تفاسیر و آراء کی روشنی میں بحث مسائل واحکام کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے ایک اہم مسئلے سیر و گیسی پر قرآن و حدیث اور فقہی تفاسیر و آراء کی روشنی میں بحث کی گئے ہے۔

# نکاح وطلاق کے مسائل واحکام

بقائے انسانی، عفت و عصمت اور متمدن زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ رب العزت نے نکاح کو مشروح کیا ہے۔ یہ زوجین کے لئے سکونِ قلب کا باعث ہے۔ نکاح سے پہلے ہر دو فریق کو سوبار سوچناچاہیے، اور بعد از ں جدائی کا تصور بھی نہیں کرنا چاہیے۔ عافیت کی زندگی بسر کرنے کے لئے میاں بیوی کے درمیان مذہبی، فکری اور تہذیبی ہم آ ہنگی بے حد ضر وری ہے۔ بدیں وجہ مسلمان کا نکاح کا فرہ سے اور کا فرکا مسلمان عورت سے جائز نہیں ہے۔ قر آن کریم میں مشر کین کی دو قسمیں بیان کی گئیں ہیں: انہ غیر اہل کتاب

اول الذكر سے رشتہ فكاح جائز نہيں ہے۔ تفصيل اس كى درج ذيل ہے:

## غیر اہل کتاب سے مناکحت کی ممانعت

قرآن علیم نے الیے لوگوں سے کہ جن کا مذہب آسانی نہیں ہے سے نکاح کرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ار شاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ لَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکِةِ حَقَّ الْمُشْرِکِةِ حَقَلَ الْمُشْرِکِةِ وَ لَا الْمُشْرِکِةِ حَقَلَ الْمُشْرِکِةِ وَ لَا الْمُشْرِکِةِ وَ لَا لَهُ مُشْرِکِةٍ وَ لَا اللّهُ يَدْعُوْا الْمُشْرِکِيْنَ حَتَّ يُوْمِنُونَ اللّهِ يَدْعُونَ اللّهِ اللّهُ يَدْعُوْا اللّه يَدْعُوْا اللّه يُدْعُوْا اللّه يُدْعُونَ اللّه يُومِنُونَ حَتَّى الْمُعْفِرَةِ بِاذْنِهِ وَ لَيْتِهِ لِلنَّاسَ اَعْلَابُهُمْ يَتَذَكَّرُونَ الْهِ (اور شرك والى عور تول سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بے شک مسلمان لونڈی مشرک سے اچھا اگرچہ وہ جہیں بھا تا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللّه جنت اور بخشش نہ لائیں اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا اگرچہ وہ جہیں بھا تا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللّه جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے تکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصحت ما نیں۔) اس آیت مبارکہ میں واضح الفاظ میں مسلمان کو مشرک خواتین کے ساتھ نکاح سے منع کر دیا گیا ہے۔ اس طرح مسلمان عور توں کو مشرک مردوں سے بھی نکاح کرنے ہوئے اللّه پاک نے یہاں تک فرما دیا کہ حسین و جمیل، صاحب حیثیت اور اعلیٰ حسب و نسب والی عورت اگر مشرکہ ہے تو اس کے مقابل ایک عام صورت غریب مسلم باندی سے نکاح کرنا بہتر ہے۔ اس آیت مبارکہ کے آخر میں اللّه تعالیٰ نے مسلمانوں اور مشرکین کے در میان نکاح کی ممانعت کا اصل سبب بھی کرنا بہتر ہے۔ اس آیت مبارکہ کے آخر میں اللّه تعالیٰ نے مسلمانوں اور مشرکین کے در میان نکاح کی ممانعت کا اصل سبب بھی

واضح کر دیاہے کہ شرک اور توحید دو متضاد عقیدے ہیں۔شرک ،سبل ہے جبکہ توحید سبیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان متضاد اعتقادات و نظریات کی موجود گی میں عائلی معاملہ نہ تو چل سکتا ہے اور نہ اس معاہدہ کے ذریعے فریقین میں محت و اعتاد کی بنیادی شرط کی سکیل ہوسکتی ہے۔ ظاہر ہے عقیدے میں اتنا بڑا فرق کسی بھی وقت فریقین میں تصادم کا باعث بن سکتا ہے۔ قر آن مجید نے ایک اور مقام پر صلح حدیبیہ کے بعد پیدا ہونے والی صورتِ حال کے تحت تھم صادر فرمادیا کہ جو مسلمان عور تیں مشر کین کے نکاح میں ہیں وہ اگر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آ جائیں توانہیں دوبارہ مکہ نہ جھیجو کیونکہ ان کے در میان ازدواجي رشته متضاد عقيدوں كي وجه سے ختم ہو چكاہے۔ارشاد فرمايا كيا: ﴿لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ - ﴾ (نه یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال۔)اس آیت کے ذیل میں حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: ﴿هذه الآیة بهی التي حرمت المسلمات على المشركين و قد كان جائز افي ابتداء الاسلام ان يتزوج المشرك المومنة ١٠٠١ أيت ب جس کے بعد مسلمان عور توں کے مشر کین سے نکاح کی حرمت وارد ہوئی۔ورنہ آغازِ اسلام میں مشرک مر د کامومنہ عورت سے شادی کر ناحائز تھا۔"یہ ایباحکم حرمت تھاجس نے ان عور توں پر مشر ک مر دوں اور مومنین پر مشر کہ عور توں کے زکاح کو فسخ کر دیاجو ہجرت کے بعد مسلمان شوہر وں کے ساتھ مدینہ منورہ جانے کی بجائے مکہ مکرمہ رہ گئی تھیں۔اللّٰدرب العزت نے ا ان کے در میان علیحد گی کر دی۔امام قرطبی لکھتے ہیں کہ امام نخعی اس آیت کے تحت میں فرماتے ہیں: " کفار مسلمان عور توں سے اور مسلمان مر د مشرک عور توں سے زکاح کرتے تھے مگر اس آیت میں ایسی تمام شادیوں کو منسوخ کر دیا گیا۔"3 حکمالہیٰ پر صحابه اکر ام رضوان الله علیهم اجمعین نے اپنی ایسی ازواج جو کہ کافر تھیں کوعقد زوجیت سے فی الفور فارغ کر دیا۔علامہ ابن جریر طرى كست بين: ﴿ فطلق المومنون حين نزلت هذه الآية كل امراة كافرة كانت تحت رجل منهم 4 ﴾ "جبير آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں نے ہر اس کا فرعورت کو جو ان میں سے کسی صحابی کے عقد میں تھی، فوراً طلاق دے `دی۔" صحیح بخارى مين جناب عمر فاروق كاطرز عمل يول ذكر كيا كيا: ﴿إن عمر طلق امراتين قريبة بنت ابي امية وابنة جرول الخزاعي فتزوج قريبة معاوية و تزوج الا خرى ابو جهم 5 "حضرت عمر رضي الله عنه في الله عنه التي دومشرك بیویوں کو جو مکہ ہی میں مقیم تھیں طلاق دیے دی۔ ان میں سے ایک قریبہ بنت ابو امیہ تھی، جس کا نکاح بعد ازاں حضرت معاویہ سے ہوا (جواس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے)۔ سید ناعمر کی دوسری بیوی ام کلثوم بنت عمر و بن جرول الخزاعی تھی، جس نے بعد ازاں اسی کے خاندان کے ایک شخص اپو جہم سے شادی کر لی۔ " ۔ اس کے برعکس قمر آن نے اہل کتاب عور توں کے ، ساتھ نکاح کوجائز قرار دیاہے۔

## اہل کتاب ہے مراد

الل كتاب عمر ادكون لوگ بين؟ اس كا جامع جو اب الموسوعة الفقهي الكويتي مين  $\Rightarrow$ : ﴿ اختلف العلماء في المراد با هل الكتاب، فذهب الحنفية الى ان المراد بهم كل من يو من بنبى و يقر بكتاب و يدخل في ذلك اليهود والنصارى و من آمن بز بور داؤد عليه السلام و صحف ابراهيم عليه السلام، وذلك؟ لا نهم يعتقدون دينا سماويا و منزلا بكتاب 6 ﴾

"علاء کا اہل کتاب کے بارے اختلاف ہے۔احناف کے نزدیک اس سے مر ادوہ لوگ ہیں جو کسی نبی پر ایمان رکھتے ہوں اور کسی آسانی کتاب کا اقرار کرتے ہوں اور ان ہی میں یہودی اور نصر انی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور پر اور حضرت ابراہیم کے صحائف پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ آسانی دین اور آسانی کتاب کاعقیدہ رکھتے ہیں۔ کتابہ سے نکاح کا قرآنی جواز

سورۃ الممتحنہ میں اللّٰدرب العزت نے مشر کین سے زکاح کی ممانعت کی تھی جبکہ سورۃ المائدہ میں اہل کتاب عور توں کے ساتھ نکاح جائز قرار دیاہے۔ارشادر بانی ہے: (آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانااُن کے لیے حلال ہے اور بارسا(ہاک دامن)عور تیں مسلمان اور بارساعور تیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر دوقید میں لاتے ہوئے نہ مستی نکا لتے اور نہ آشا بناتے اور جو مسلمان سے کافر ہواس کا کیاد ھرا سب اکارت (ضائع) گیااور وہ آخرت میں زیاں کار (نقصان اٹھانے والا) ہے۔)<sup>7</sup>آیت مذکورہ بالا میں محصن عور توں سے نکاح کی احازت دی گئی ہے۔مصلٰت سے مر اد عفیف و ہاکدامن ،اچھے اخلاق والی عور تیں ہیں۔احصان کی شرط کے ساتھ مخصوص حالات میں کتابیہ سے زکاح کاجواز جمہور کے نز دیک صحیح ہے۔ لیکن عمو می حالات میں اس سے پر ہیز کرناجا ہے۔اہل کتاب خواہ وہ یہو دی ہوں پاعیسائی۔ قر آن نے خو د ان کے شرکیہ عقائد کو بیان کیا ہے۔وجہ جوازیہ ہے کہ دونوں میں کافی حد تک اعتقادی یکسانیت یائی جاتی ہے اگر چیہ اہل کتاب بعض عقائد کا محض دعویٰ کرتے ہیں مگر قر آن نے ان کے دعویٰ کو بھی قطعی رد نہیں کیا۔ مثلاوہ اللّٰہ تعالٰی پر ایمان رکھتے ہیں۔ وحی اور رسالت کو بھی مانتے ہیں۔ موت کے بعد بر زخ اور بعد ازاں اُخر وی زندگی کے بھی قائل ہیں۔ ملامحمہ جیون لکھتے ہیں:"محصنات کالفظ یاک دامن عور توں کے لئے بھی آیاہے جیسا کہ والذین پرمون المحصنات میں ہے۔اور کتابیات کے لئے بھی استعال ہوا ہے۔جبیبا کہ والمحصنٰت من المومنٰت من الذین او تو الکتٰب میں ہے۔ اور اسی آزاد عور توں کے لئے بھی جو خاوندوں والی ہوں۔"<sup>8</sup>مفسر ابو بکر الجصاص اسی موضوع پر مزید بحث کرتے ہوئے رقم طر از ہیں:"اللّه رب العزت نے پاک دامن مسلمان عور تیں (تمہارے لیے حلال ہیں) میں مومن عور توں کا ذکر کیا ہے اور یہ لفظ ان تمام مومنات کو شامل ہے جو پہلے مشر کہ یا کتابیہ تھیں اور پھر مسلمان ہو گئیں۔لیکن جو عور تیں بچپین ہی سے مسلمان تھیں ان پر ایسی مومنات کو محمول کرنا درست نہیں جو اہل کتاب تھیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان(والمحصنت من الذین او تواکتب) اور ان لو گول میں سے یاک دامن عور تیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (تمہارے لیے حلال ہیں)-کو ان کتابی عور توں پر محمول کرنا واجب ہے جو مسلمان نہیں ہوئی تھیں۔ 9 پھ صحابہ اکرام میں سے بعض نے اہل کتاب خواتین سے نکاح کیے۔ امام ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص نے تفسیر احکام القر آن میں لکھاہے کہ صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت اس جواز کی نہ صرف قائل تھی بلکہ ان میں سے بعض نے نکاح عملاً کئے بھی تھے۔جصاص کھتے ہیں: ﴿واتفق جماعة من الصحابة على اباحة اهل الكتاب الذميات سوى ابن عمر 10 الن عمر ك علاوه گروه صحابه الل كتاب عورت سے نکاح کے جوازیر متفق ہے۔"مفسرابو بکر الجصاص الحفی سمیت دیگر فقہاء کرام اور مفسرین عظام نے کتابیہ عور توں سے نکاح کے جواز پر بحث کرتے ہوئے ان صحابہ کر ام کا بھی ذکر کیاہے جنہوں نے اہل کتاب عور توں سے نکاح کیا تھا۔ مثلاً جناب عثمان غنی نے ایک نصرانی عورت جبکہ جناب طلحہ نے یہودی عورت سے زکاح کیا۔ حالانکہ اس وقت آپ کے نکاح میں مسلم زوحات بھی تھیں۔امام ابو بکر جصاص حنفی لکھتے ہیں:

"روایت ہے کہ حضرت عثان رضی اللہ عنہ نے نا کلہ بنت فرافصہ سے نکاح کیا تھا۔ان کا تعلق بنو کلب سے تھااور وہ مذہباً عیسائی تھیں۔ حضرت عثمان رضی اللّٰہ عنہ نے اپنے مسلمان بیویوں کے ہوتے ہوئے ان سے زکاح کیا تھااور حضرت طلحہ کے بارے کہا حاتا ہے کہ آپ نے شام کی ایک یہودی عورت سے زکاح کیا۔ تابعین سے بھی ایسے نکاح کاجواز مر وی ہے جن میں حسن بھری، ابراہیم نخعی اور شعبی نیز دوسرے احباب بھی شامل ہیں۔"<sup>11</sup>حضرت حذیفہ بن یمان نے ایک یہودیہ سے نکاح کیا تو جناب عمر نے لکھاکے اسے طلاق دے دو۔ جناب حذیفہ نے حضرت عمر کو جواب میں لکھا کہ کیا یہ میرے لیے حرام ہے؟ حضرت عمر نے جواب دیا: حرام نہیں لیکن مجھے ڈریے کہ تم اہل کتاب کی غیر محصن عور توں سے نکاح کرنے لگو گے۔ <sup>12</sup>ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے کہا: شهدنا القادسیة مع سعد و نحن یومئذ لا نجد سبيلا الى المسلمات و تزوجنا اليهوديات والنصرانيات فمنا من طلق و منا من امسك<sup>13</sup> ﴾ "مم قادسيه كي جنگ میں جناب سعد بن ابی و قاص کے ساتھ (شریک جہاد) تھے۔ان دنوں ہمارے پاس مسلمان عور توں سے شادی کرنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ ہم نے یہو دی اور نصر انی عور توں کے ساتھ شادی کر لی۔ پھر ہم میں سے بعض نے طلاق دے دی اور بعض نے نکاح کو ہاقی رکھا۔"۔ قاضی ثناءاللہ ہانی بتی کی مذکورہ مسکلہ پر تفسیر ذکر کرناافادہ سے خالی نہیں ہے۔ آپ امام اعظم ابو حنیفہ کا موقف بیان کرتے ہوئے وضاحت کرتے ہیں: "امام ابو حنیفہ تو مفہوم مخالف کا اعتبار نہیں کرتے اور ایسی کتابیہ یا باندی کے ساتھ بھی نکاح کو جائز قرار دیتے ہیں جو پاک بازنہ ہو۔ کیونکہ آیت (واحل لکم ماوراء ذلکم) تھم عام ہے۔ (اس میں غیر عفیفہ کتابیہ اور بادی کتابیہ دونوں آتی ہیں۔امام شافعی کے نز دیک مفہوم مخالف اگر جیہ معتبر ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں معتبر نہیں۔ اسی لیے ان کے نزدیک ایسی لونڈی مومنہ ہو اور بدکارہ ہو، اس کے ساتھ نکاح جائز ہے۔اسی وجہ سے امام بیضاوی نے فرمایا کہ یہاں مومنات میں سے محصنات کی شخصیص صرف اولی کی ترغیب کے لئے ہے۔ لیعنی اگر چیہ غیر محصنات سے نکاح کرنا حائز ہے لیکن محصنات سے نکاح کرنا اولی ہے۔"<sup>14</sup>۔اور اس پر اجماع ہے کہ ہر آزاد کتابی عورت کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ اختلاف صرف باندی کتابی عورت کے ساتھ نکاح میں ہے۔ قاضی ثناء اللہ بانی یتی اس بحث کے آخر میں خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:صابی عور تول سے زکاح کرنے کے بارے امام ابو حنیفہ اور صاحبین میں اختلاف ہے۔امام ابو حنیفہ نے نکاح حائز قرار دیاہے کیونکہ آپ کے نزدیک صابی زبور کتاب پر ایمان رکھے ہیں جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی اس لیے وہ اہل کتا**ب می**ں سے ہیں۔ یہی حکم ان لو گوں کاہو گاجو صحف ابراہیمی اور صحف شیث پر ایمان لائے۔<sup>15</sup>

كتابييس وعوتى نقطه نظرك اعتبارس نكاح

دعوتی نقطہ نظر سے اہل کتاب خواتین سے نکاح کرنے کے بارے اسلامی فقہ اکیڈ می انڈیا کے ۲۵ ویں فقہی سیمینار مور خہ ۵ تاک فروری ۲۱ \* ۲ء منعقدہ جامعہ دار الحدیث بدر پور (آسام) میں پیش کیے جانے والے مقالات میں مفتی عابد الرحمٰن بجنوری اہل کتاب "اسلام کی نظر میں" اس حوالے سے لکھتے ہیں: اس وقت و نیا میں جینے بھی اہل کتاب یہود و نصاری موجود ہیں، وہ بظاہر عیسائی یا یہودی ہیں، لیکن عقیدہ مشرک، دہریہ اور کمیونسٹ اور سائنس پرست اور مادیت پرست ہیں، فذہب ان کے نزدیک عیسائی یا یہودی ہیں، لیکن عقیدہ مشرک، دہریہ اور اہل کتاب میں شار نہیں ہوگے، بلکہ وہ ملحد اور کا فر ہیں، اس لیے دعوت و تبینی کو راد اہل کتاب میں شار نہیں ہوگے، بلکہ وہ ملحد اور کا فر ہیں، اس لیے دعوت و تبینی کی بہانہ بناکر ان سے نکاح کرنا اور ازدواجی تعلق قائم کرنا اور ان کے ساتھ حیات مستعار کو گزار نا بہر حال مکروہ ہوگا، کیونکہ دار الکفر کا ماحول ہی کا فرانہ، ملحد انہ، زند قانہ، مرتد انہ اور مشرکانہ اور جا ہلانا ہوتا ہے، ہاں اگر کا مل یقین ہو کہ نکاح کے بعد وہ

کتابیہ مسلمان ہوجائے گی اور اس کے خاندان کے افراد کو بھی اس کے ایمان لانے سے فیض ہو گاتوالی کتابیہ عورت سے دعوتی نقطہ نظر سے دار الکفر میں نکاح کرنے کی اجازت ہو سکتی ہے۔ <sup>16</sup>۔ مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات اظہر من اکتمس ہوگئ ہے کہ اہل کتاب عور توں سے نکاح کیاجا سکتا ہے۔

## اہل کتاب مر دوں کے ساتھ مسلمانوں کی عور توں کا نکاح

سورة البقره كي آيت ٢٢١ ولا تتكو االمشركين حتى يومنواكي تفسير بيان كرتے ہوئے حافظ ابن كثير لكھتے ہيں:مشرك مر دول كے ساتھ مومن خواتین کا نکاح نہ کرو۔<sup>17</sup>۔ حدیثِ مبار کہ میں بھی صراحت کے ساتھ مسلمان خاتون کی کتابی مر د سے نکاح کی ممانعت موجود بيبق مين بيروايت موجود ب: ﴿قال رسول الله ﷺ: تتزوج نساء اهل الكتاب ولا يتزوجون نیساء نا۔ 18﴾ "رسول الله مَنَّا لَیْنِیَّا نے ارشاد فرمایا: ہم اہل کتاب کی عور توں کے ساتھ نکاح کرتے ہیں اور وہ ہماری عور توں کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتے۔" تفسیر طبری میں ہے: عکر مہ اُور حسن بھری نے کہا کہ مسلمان عور توں کو مشرک مر دوں پر حرام فرما دیا گیا ہے۔ قادہ اور ظہری کہتے ہیں کہ تمہارے لیے ناجائز ہے کہ تم کسی مسلمان عورت کا کسی یہودی یا عیسائی سے نکاح کرو۔<sup>19</sup>امام ابن ابی جاتم اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ک<u>کھتے ہیں</u>:"تمہارے لیے یہ رواء نہیں ہے کہ تم کسی مسلمان خاتون کاکسی بھی یہودی پاعیسائی یامشرک سے نکاح کر وجو تمہارے دین کونہ مانتا ہو۔"<sup>20</sup>نواب صدیق بن حسن بھویالی مذکورہ آیت کی تفسیر مين لكهة بين: ﴿ اجمعت الامة على ان المشرك لا يطاً المو منة 21 الماع بي كم بي شك مشرك مومن عورت سے زکاح نہیں کر سکتا۔ تفسیر ماجدی میں مولا ناعبد الماجد دریابادی لکھتے ہیں:" یعنی ہر قشم کے کافر۔ قانون اسلام کامنکر جو کوئی جس قسم کا بھی ہو مومن خاتون اس کے نکاح میں نہیں جاسکتی ہے"۔<sup>22</sup>غلام احمد پر ویز مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ر قم طراز ہیں: مسلمان مر داہل کتاب کی عور توں سے شادی کرسکتے ہیں لیکن مسلمان عور تیں اہل کتاب کے مر دوں سے شادی نہیں کر سکتیں۔<sup>23</sup>۔مولاناامین احسن اصلاحی سورۃ المائدہ، آیت۵ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:"یہی وجہ ہے کہ مسلمان مر دوں کو تو کتابیات سے زکاح کی احازت دی گئی لیکن مسلمان عورت کو کسی صورت میں بھی کسی غیر مسلم سے زکاح کی احازت نہیں دی گئی خواہ کتابی ہو یاغیر کتابی۔"<sup>24 بعض</sup> مفکرین جیسا کہ ڈاکٹر شکیل اوج نے بیہ موقف اختیار کیاہے کہ مسلمان عورت بھی کسی کتابی مر دسے نکاح کر سکتی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ بیراس مسئلے میں قر آن ساکت ہے جس نے اس مسئلے کو مجتہد فید کر دیا ہے۔جو مثبت اور منفی ہر دو طرح سے قابل فہم اور لا ئق شمول ہو سکتا ہے۔ یعنی ضروریات زمانہ کے اقتضاء سے بھی کوئی صورت اختیار کی جاسکتی ہے۔ بہر حال ہمیں اس سکوت کا اثباقی پہلو( مشرک مر دسے جوازِ نکاح) زیادہ قرین صواب لگتاہے۔ <sup>25</sup>ڈا کٹر شکیل اوج کی اس . آزاد خیالی اور جمہور علاءومفسرین سے جدا گانہ تفسیر کاسب سے بہترین جواب علامہ غلام رسول سعیدی کی تبیان القر آن کے بعد شائع ہونے والی تفسیر تبیان الفر قان میں دیا گیاہے۔علامہ سعیدی لکھتے ہیں:" قر آن مجید میں اللہ عزوجل نے چار محرمات کا ذکر فرمایاہے: ﴿ انماحرم علیم المدینة والدم ولحم الخزیر و مااهل بہ لغیر الله "<sup>26</sup>) ان چار چیز وں کے علاوہ باقی حرام چیز وں کے بیان کے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سکوت فرمایا ہے تو کیا کسی شخص کا یہ کہنا صحیح ہو گا کہ چونکہ باقی حرام چیز وں کے بیان سے اللہ تعالیٰ نے سکوت فرمایا ہے تو ان میں اجتہاد کی گنجائش ہے اور کسی حرام چیز کو کوئی مجتہد اپنے اجتہاد سے حلال قرار دے سکتا ہے تو کیا اس کا بیہ کہنا صحیح ہو فا؟اورا گراس کا بیہ کہنا صحیح نہیں ہے تو پھر ڈاکٹر محمد شکیل اوج کا بیہ کہنا کس طرح صحیح ہو گا کہ" گویا قر آن کے سکوت نے اس مسکلہ کو مجتہد فیہ کر دیاہے"۔میں کہتا ہوں: اگر اہل کتاب مر دوں سے مسلم خواتین کا نکاح جائز ہو تا تو اللہ

عزو جل اس جواز کی ضرور تصر ی فرمادیتا اور اس پر سکوت نه فرما تا، کیونکه حلال اور حرام کے مسکله میں سکوت فرمانا اور اس کو ابہام میں رکھنا قرآن مجید کا اسلوب نہیں ہے، حدیث میں ہے:" الحلال بین والحر ام بین" (حلال بھی غیر مبہم ہے اور حرام بھی غیر مبہم ہے)۔ 27 جب کہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو مشرک مر دوں کے ساتھ مسلم خواتین کے نکاح کی مطلقاً ممانعت فرمادی ہے، ارشاد باری ہے: ولا شکحو المشرکین حتی یو منوا۔" 28 خلاصه کلام بیہ ہے کہ مفسرین اور علائے اسلام کے صریح حوالہ جات سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہوا کہ مسلمان عورت کا کسی کتابی یا مشرک مر د کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہے۔ اہل کتاب مر دوعورت سے نکاح کے جواز اور عدم جواز کے بعد میں ہم سیر و گیسی (Surrogacy) یعنی عورت کا رحم کرائے پر حاصل کرنے کے حوالے سے گفتگو کرتے ہیں

# كتابيه وغير كتابيه كارحم كرائ يرحاصل كرنا

موجودہ دور میں نہ صرف مغربی ممالک بلکہ ترقی پذیر ممالک میں بھی اس کا چلن عام ہو تا جارہا ہے۔ حالیہ عرصے میں نکاح وطلاق سے ماوراء، کسی دوسرے کی کو کھسے بچے کی پیدائش ہوناعام ہو تا جارہا ہے۔ اس کی وجوہات میں آئی دی ایف جیسی بھنگیوں میں ہونے والی پیش رفت، روایتی رویوں میں نرمی اور دیرسے بچے پیدا کرنے کابڑھتا ہوار بجان شامل ہیں۔ بی بی سی کے مطابق بچھلی دو دہائیوں میں عالمی سطح پرید ربحان بڑھا ہے۔ اس بارے میں حتی اعداد وشار تو میسر نہیں لیکن ۲۰۱۲ میں سروگیسی سے جڑی صنعت کا سالانہ جم ۲ بلین ڈالر تھا۔ صرف برطانیہ میں سروگیسی کے ذریعے ہونے والی پیدائش کے بعد جاری کیے گئے ولدیت کے احکامات کی شرح ۲۰۱۱ میں ۲۰۱۸ میں ۲۰۱۸ تک، یعنی تین گنابڑھ گئی ہے۔ سروگیسی کے ذریعے پیدا ہونے والے بچوں کی اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے کیونکہ والدین اس قسم کے حکم نامے جارے کروانے کے پابند نہیں۔ 29 سیروگیسی سے کیامراد ہے؟

Surrogacy is an arrangement, often supported by a legal agreement, whereby a woman (the surrogate mother) agrees to bear a child for another person or persons, who will become the child's parent(s) after birth.

(سیر و گیسی ایک ایسانظام ہے۔ جسے قانونی معاہدے کے ذریعے پایہ شکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس کے تحت ایک عورت (سر و گیٹ ماں) کسی دوسرے شخص یا افراد کے بچے کی پیدائش پر راضی ہو جاتی ہے ، جو پیدائش کے بعد بچے کے والدین بنیں گے۔)30

## سیر و گیسی کی ضرورت

اِسکی ضرورت مختلف حالات کی وجہ سے پیش آتی ہے ، مثلا یا تواس خاوند کی بیوی بیچ کو جنم نہیں دینا چاہتی کہ کہیں جنم کی وجہ سے اسکی خوبصورتی ختم نہ ہوجائے یا پھر اُسکی بیوی جان کے خوف یا پھر کمزوری کی وجہ سے بیچ کو پیدا نہیں کرتی تو ایسے حالات میں کسی عورت کو پیسے دے کر اُسے اُجرت پر لے کر اُسکے رحم میں اُسپر م (منی) کا بیضہ رکھاجا تاہے تا کہ وہ اس سے حاملہ ہو اُور اُسکے بیچ کو جنم دے۔

Surrogates have made parenthood an option for people who might not be able to adopt a child, perhaps because of their age or marital status.

سر و گیسی نے ان لو گوں کے لیے بھی والدین ہو ناممکن بنادیا ہے جو شاید اپنی عمریااز دواجی حیثیت کی وجہ سے شاید کوئی بچہ اختیار نہیں کر سکتے ہیں۔)<sup>31</sup>

# سير وكيسى كاطريقه كار

آسان الفاظ میں اگر ہم اس طریقہ کار کی وضاحت کریں تواس طریقہِ علاج میں میڈیکل لیبارٹری میں خاوند اُور ہو کی کا ہیضہ لے کر اُجرت پر لی گئی عورت کے رحم میں رکھا جاتا۔ اس عمل میں مر دکا مادہ منی (اَسپرم) سے بیضہ اُور اُسکی ہو کی کا بیضہ حاصل کرکے اُسے پھر کسی اُلی عورت کے رحم میں رکھا جاتا ہے جو اُسکی ہو کی نہ ہو، اس عورت کو اُجرت پر لیا جاتا ہے پھر اُسکے رحم میں یہ میں وہ بیضہ رکھا جاتا ہے جس سے وہ عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو سروگین کہتے ہیں اُور جس عورت کے رحم میں سے عمل ہوتا ہے اُسے سروگیٹ کہتے ہیں۔ اور وگیتی ہو سکتی ہے:

میں وہ بیشہ رکھا جاتا ہے اسے سروگیٹ کہتے ہیں: اُور اِس سارے عمل کو سروگیتی بھی کہتے ہیں۔ سروگیتی دو طرح کی ہوسکتی ہے: جیسٹیشنل، جہاں سروگیٹ مال کی کو کھ میں بیضہ (ایگ) اور نطفہ (سپرم) داخل کیے جاتے ہیں، اور روایتی، جہال سروگیٹ مال کا لینا بیضہ استعال ہوتا ہے۔ سروگیتی خاص طور پر ان جوڑوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوسکتی ہے جو قدرتی طور پر بیچے پیدا نہیں

# اسلام میں سیر و گیسی کا تھم

سروگیسی کابیہ عمل قر آن و أحادیث کی درج ذیل نصوص کی روشنی میں قطعاحرام وناجائز ہے اُور اخلاقاً بھی اِسلام اسکی اِ جازت نہیں ویتا الله رب العزت نے ارشاد فرمایا: ﴿ وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَفِظُوْنَ الَّا عَلَى اَزْوَاجِهمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَنْمَانُهُمْ فَانَّهُمْ غَنْرُ مَلُوْمِنْ فَمَن انْتَغَى وَرَأَءَ ذلكَ فَأُولَىكَ هُمُ الْعَدُونَ33 ﴿ (اور وه جو این شرم گابول كی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی ہیبیوں باشر عی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں توجو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حدسے بڑھنے والے ہیں۔)اس آیت مبار کہ میں صریح بیان کیا گیاہے کہ شرمگاہ کے استعال کی صرف دوصور تیں ہیں ایک خاوند و ہیوی کے در میان اور دوسری ملکیت میں موجو دلونڈی ہے۔علامہ غلام رسول سعیدی اس آیت کے تحت ککھتے ہیں:اس جگہ ایک اور اعتراض یہ کیاجا تاہے کہ جس طرح مر دوں کے لیے جائز ہے کہ وہ بغیر نکاح کے جنسی عمل کریں کیااس طرح عور توں کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ بغیر نکاح کے اپنے غلاموں سے جنسی عمل کرائیں؟اس کاجواب بیہ ہے کہ بیہ صر تک فحثاء اور بے حیائی ہے اور قر آن مجید میں زنااور بے حیائی کو سخت حرام فرمایا ہے۔<sup>34</sup>واضح رہے کہ اب دنیا میں غلاموں اور لونڈیوں کا جلن ختم ہو چکا ہے۔ ہمیں اس آیت کریمہ کو وسیع تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سروگیسی میں ایک عورت کے رحم کو غیر مر د کے لیے استعال کیا جاتا ہے جو کہ قر آن کے صریح خلاف ہے۔ یہاں پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ قرآن مجید نے توشر مگاہ کا کہا ہے رحم کا تو نہیں کہا۔ تو اس آیت سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارے نز دیک اس کا جواب بہ ہے کہ رحم شر مگاہ کے تابع ہے یعنی رحم وہی استعال کر سکتا ہے جسکو شر مگاہ استعال کرنے کی اِ جازت ہے توجب کسی ا جنبی مر د کوشر مگاہ استعال کرنے کی اجازت نہیں تورحم کی بھی نہیں ہو گی کیونکہ رحم تابع ہے اُ ورشر مگاہ متبوع لہذاجو متبوع کا تھم ہو گاوہی تابع کا، متبوع (شر مگاہ) حرام ہے تو تابع (رحم) بھی منطقی طوریہ حرام ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تقريبًا سار هے چودہ سوسال يهلے إس عمل كى طرف إشاره كرتے ہوئے فرمايا: ﴿ وَعَنْ رُوَيْفِع بْنِ ثَابِتٍ عَن النَّبِيّ عَ النَّبِيّ اللَّهِ عَن النَّبِيّ قَالَ: من كان يُؤْمِنُ بِاللَّهِ والْيَوْمِ الْآخِرِفلا يَسْقِيَ مَاءَهُ ولدَغَيْرِهِ \$35" حضرت رويفع بن ثابت سے مروى ہے كہ بى

كريم مَثَلَ اللَّهُ عَلَى عَنْ مَا يا: جو شخص الله أوربوم آخرت يرا يمان ركها ہے أسكے ليے حلال نہيں كه وہ أينامادہ مني (أسيرم) كسي أور (ا جنبی عورت) کی کیتی (رحم/شر مگاه) کو بیائے (یعنی اُسکی شر مگاه یار حم کو استعال کرے)۔" اِس حدیث مبار کہ میں حضور اکرم صلی الله علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ وہ اُپنامادہ منی ( اُسپرم ) کا بیضہ کسی اور کی کھیتی یعنی رحم میں ٹرانس بلانٹ نہیں كرسكتا اگروہ الله پر أوريوم آخرت پر إيمان ركھتاہے۔اگروہ أيباحرام فعل كرے گاتووہ بے إيمان ہے۔ابو داؤد، ترمذي اور ابن حبان نے ولد کی جگہ زرع (کھیتی) آیا ہے۔لفظ (زرع غیرہ) میں تعمق کے بعد ہم پیے کہہ سکتے ہیں کہ سروگیسی کاعمل قر آن و حدیث کے خلاف ہے۔اس میں اختلاط انساب کا بھی ڈر ہے۔ پھر جس اجنبی عورت کے رحم میں وہ بچہ پرورش پائے گا اسکی عادات وسکنات بھی اس میں کسی حد تک منتقل ہو نگی۔ پس بیہ عمل کسی بھی صورت میں جائز نہیں ٰبلکہ زنا کے تھم میں ہے۔ ذخیرہ تفاسیر میں ہمیں اس جدید مسکلے کے حوالے سے خاطر خواہ مواد نہیں مل سکا۔البتۃ راقم کے نزدیک مر داگر اس عورت سے نکاح کرلے جس کار حم کرائے پر حاصل کرنامقصود ہو تو جواز کی صورت بن سکتی ہے۔ اپنی تائید میں ہم مفتی منیب الرحمٰن کا ایک فتویٰ نقل کرتے ہیں۔ آپ سے یو چھا گیاا گر شوہر کامادہ تولید غیر معروف طریقے سے عورت کے جسم میں رکھ دیاجائے تو کیااس طریقے سے اولاد کے لئے کوشش کرنا جائز ہے؟ آپ لکھتے ہیں: "جہال تک کسی عورت کے رحم میں اس کے شوہر کے علاوہ کسی غیر مر د کامادہ منوبیہ یعنی تولیدی جر ثومہ (Spems)انجکشن یاکسی بھی مصنوعی طریقے سے پہنچانے کا تعلق ہے توبیہ از روئے حدیث ممنوع، حرام ہے، رسول الله مَنَّالِيَّنِمَ کا فرمان ہے: حضرت رویفع بن ثابت رضی الله عنه کہتے ہیں کہ تمہمیں وہ حدیث بیان کررہاہوں جو میں نے یوم حنین کورسول اللہ مَلَّا لِیُّنِیَّم سے سنی تھی، آپ نے فرمایا: جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت پریقین رکھتا ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنایانی غیر کی کھیتی میں ڈالے۔ 36البتہ سوال میں جس صورت مسکلہ کا حکم دریافت کیا گیا ہے، وہ بہ ہے کہ کسی کمزوری یا نقص کے سبب شوہر اپنے مادہ منوبہ کو عمل تزویج کے ذریعے بیوی کے رحم میں پہنچانے پر قادر نہیں ہے اور بعض او قات بیوی کے رحم کی ساخت میں تھی نقص اور خرابی کے باعث اس میں شوہر کامادہ منوبیہ پہنچ نہیں یا تا۔ ، ان دونوں صور توں میں شرعاً مر د کامادہ منوبہ (یعنی تولیدی جر ثومہ )مصنوعی طریقے سے اس کی اپنی بیوی کے رحم میں پہنچانا جائز ہے، کیکن شرعی احتیاط کا تقاضہ ہیہ ہے کہ بیوی کے رحم میں اس کے شوہر کا تولیدی جر تومہ پہنچانے کے لئے لیڈی ڈاکٹر کی خدمات حاصل کی جائیں، کیونکہ عورت کی فرج کو غیر مر د کے سامنے کھولنا حرام ہے اور اس عمل سے اگر نقذیر الہیٰ سے بچہ پیدا ہو جائے تووہ صحیحالنسب اور ثابت النسب ہو گا۔ سائنسی اور طبی اعتبار سے تواس عمل کاامکان اور و قع بیسیوں صدی کے آخر میں ظاہر ہوا ہے۔علامہ غلام رسول سعیدی نے شرح صحیح مسلم جلد ثالث صفحات ۹۳۵ تا ۹۴۸ ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور مصنوعی تولید کے عنوان کے تحت اس مسکلے کے تمام پہلوؤں پر نہایت تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے، چناچہ وہ لکھتے ہیں: فقہاءاسلام نے اس کو جائز قرار دیاہے کہ بغیر مجامعت کے مر د کے یانی کوعورت کی اندام نہانی میں پہنچادیا جائے، جس سے عورت حاملہ ہو جائے۔ بیہ عمل اگر چہ نادر ہے لیکن اس سے نسب ثابت ہو جائے گا اور یہ بعینہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا جزئیہ ہے اللہ تعالی ہمارے فقہاء پر اپنی ر حمتیں نازل فرمائے، انہوں نے اب سے کئی سوبرس پہلے ایسے اصول اور قواعد بیان کر دیے جس سے کئی سوبرس بعد پیش آنے والے مسائل حل ہو گئے۔"<sup>37</sup>

سیر و گیسی میں مر داور عورت سے ثبوتِ نسب کا تھم

مفتی تقی عثانی کے پاس مولانامفتی عبدالواحد نے اپنی چند تحقیقات بھیجیں جس میں یہ موقف اختیار کیا کہ اگر میاں بیوی کامخلوط نطفہ کسی اور عورت کے رحم میں رکھا جائے تو نطفے والا مر د اس بیچ کا باب اور نطفہ والی عورت اور جس عورت کے رحم میں وہ نطفہ رکھا گیاوہ دونوں اس کی مائیں ہوں گیں۔<sup>38</sup>۔مفتی <sup>ت</sup>قی عثانی کو درج بالا موقف سے اختلاف تھا جس پر انہوں نے مفتی عبدالواحدے طویل خطو کتابت کی،مفتی تقی عثانی کاموقف پیہے کہ جس عورت کے رحم میں بچہ پرورش یا کر دنیامیں آتا ہے وبی اس کی مال کہلائے گی۔ آپ لکھے ہیں:" آج سے تقریباً سال ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے میں نے امریکی رسالے Times میں ایک مضمون پڑھا تھا کہ امریکی عدالتوں میں بیہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ قانوناً ماں ''صاحبۃ الرحم'' کو کہا جائے یا "صاحبة النطفه" کو۔صاحبة الرحم نے بچیه اپناہونے کا دعویٰ کیا تھااور جہاں تک مجھے یاد ہے وہ مقدمہ جیت گئی تھی۔اگر یہ لا دینی عدالتیں جن کے فیصلوں کا دارو مدار صرف طبی اور عقلی تحقیق پر ہے، شرعی اصولوں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ،وہ "صاحبة الرحم" كومان قرار دے تو" اصحاب النصوص الشرعية " كوبطريق اولي يہي كرنا چاہيے۔ بالخصوص جبكه اس ميں شديد فتنوں كا سنگین خطرہ ہے،جیبیا کہ احقر پہلے عرض کر چکاہے۔ بے شک بچے کا اثبات نسب ایک اہم مسلہ ہے،لیکن جہاں اس کی شرعی حدود میں گنجائش نہ ہو،وہاں تھینج تان کر ایک کھلے امر غیر مشروع کے نتیجے میں پیداہونے والے بچے کو ثابت النسب کہنااحقر کو بہت سنگین معلوم ہو تا ہے۔ تاہم چونکہ مسکہ نیا ہے اور اس کا صریح تھی فقہ کی کتابوں میں ملنے کی امید بھی نہیں ہے۔"<sup>39</sup> خلاصہ کلام یہ ہے کہ سروگیسی کا عمل قر آن و حدیث کے خلاف ہے۔اس میں اختلاط انساب کا بھی ڈر ہے۔ پھر جس ا جنبی عورت کے رحم میں وہ بچہ پرورش یائے گا اسکی عادات و سکنات بھی اس میں کسی حد تک منتقل ہو نگی۔پس بیہ عمل کسی بھی صورت میں جائز نہیں بلکہ زناکے تھم میں ہے۔ ذخیرہ تفاسیر میں ہمیں اس جدید مسئلے کے حوالے سے خاطر خواہ مواد نہیں مل سکا۔البتہ راقم کے نزدیک مر داگراس عورت سے نکاح کر لے جس کار حم کرائے پر حاصل کرنامقصود ہو توجواز کی صورت بن سکتی ہے۔اس صورت میں نطفے والا مر داس بیجے کا باپ اور نطفہ والی عورت اور جس عورت کے رحم میں وہ نطفہ رکھا گیاوہ دونوں اس کی مائیں ہوں گی۔

نتائج وسفار شات

- نکاح مرد وعورت کے مابین ایک شرعی معاہدہ ہے جس کے نتیجے میں جنسی تعلق جائز اور اولاد کا نسب شرعاً ثابت ہوجاتا ہے۔
- سیر و گیسی بغیر نکاح کے ایک ایساتولیدی عمل ہے جس میں ایک عورت کسی دوسرے جوڑے کے نطفے کو
  اینے رحم میں رکھ کر بچے کو دنیا میں لانے کا سبب بنتی ہے بدیں وجہ جائز نہیں ہے۔
  - مسلّمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں قبل از نکاح انتہائی کوشش سے بہترین رشتہ تلاش کرناہے۔
- نکاح صرف مال، حسن اور ذات پات دیچه کر نہیں کرناچاہئے بلکہ سیرت و کر دار کو سیچه کر کرنالاز می ہے۔ لاز می ہے۔
- ہر دو جانب سے زوج کومسلمان ، پاکدامن ، باکر داراور خثیت اللی والا ہونا چاہئے جبکہ بد کر دار ، نافر مان اور عقیم سے ہر دو جانب سے احتر از کیا جائے۔

# • سکون کی زندگی بسر کرنے کے لئے زوجین کے مابین مذہبی، فکری اور تہذیبی ہم آ ہنگی ازبس ضروری ہے۔بدیں وجہ مسلمان کا نکاح کافرہ سے اور کافر کا مسلمان عورت سے جائز نہیں ہے۔

#### References

- <sup>1</sup> Al-Bāgarh, 2:22 I.
- <sup>2</sup> Al-Mūmtāhināh, 60:10.
- <sup>3</sup> M<sup>ū</sup>hammad B<sup>īn</sup> Ahmad-Al-Ansar<sup>ī</sup>,Al-Q<sup>ū</sup>rtub<sup>ī,Al-Jāmi li Aḥkām al-Qurān</sup>(Beir**ū**t: Dār al-Kitāb)I7-I8.59.
- <sup>4</sup> Al-Tābarī, Mūhammād Bin Jareer, Al jāmi al-bayān Fi Tāfseer-al Qur'ān, 28:72.
- <sup>5</sup> Būkhāri, Al-Sahīh, Kitāb Al-Mashrūt, Bāb-Al-Shrūt Fi Al Jīhād, Hadīth: 2733.
- <sup>6</sup> Maus $\bar{\mathbf{u}}$ 'ah Fiqh $\bar{\mathbf{l}}$ ya, 15/122-170.
- <sup>7</sup> Al-M<sup>ā</sup>id<sup>a</sup>h 5:5
- <sup>8</sup> M<sup>ū</sup>ll<sup>ā</sup> M<sup>ū</sup>hammad j<sup>ī</sup>w<sup>a</sup>n Tafs<sup>ī</sup>r<sup>ā</sup>t-<sup>e</sup>-Ahmadiya(Zi<sup>ā</sup>-Al-Qur<sup>ā</sup>n Publications,L<sup>ā</sup>hore,J<sup>ū</sup>ne, 2019AH):383.
- <sup>9</sup> Ab<sup>ū</sup> Bakar Aḥmad Ibn'Alī-al-Rāzī al-Jaṣāṣ,Aḥkām al-Qurān(Beirūt: Dār-Al-K<sup>ū</sup>tub al-Figar I432 AH) 3:461.
- 10 Ål-Jaṣāṣ, Aḥkām al-Qurān:460.
- 11 Al-Jasās, Ahkām al-Qurān,:460.
- <sup>12</sup> Al-Jaṣāṣ, Aḥkām al-Qurān,:459.
- <sup>13</sup> Ibn-e-Abī Sheibāh, Al-MuṢannaf: 16169.
- <sup>14</sup> Qāzī Mūhammad Sanā-ullāh Pānī Patī, Tafsīr-e-Mazharī, 3:42.
- <sup>15</sup> Tafs<sup>ī</sup>r-e-Mazhar<sup>ī</sup>, 3:42.
- $^{16}~M^{\bar{u}}ft\bar{1}~Abid-Al-Rehm\bar{a}n,Ahl-e-Kit\bar{a}b~sy~M^{\bar{u}}taliq~Ahk\bar{a}m^{(Indi}\bar{a}: Isl\bar{a}m^{ic~Fiqh~Academy,~2017AD)},~287~.$
- <sup>17</sup> Hāfiz Ismāīl Bin Kathīr, Tāfsīr-al-Qurān, I:297.
- <sup>18</sup> Abūbakar Ahmad Bin Hūssain,Bāyhaqī,Sunan Kubrā:7.172.
- <sup>19</sup> Mūhammad Bin Jareer, Tabarī, Jāmi-al-Bayān Fi-Tafsīr-al-Qurān, (Riādh 1434)3:718.
- <sup>20</sup> Abdul Rehmān Bin Mūhammad Bin Idrees, Ibn abi Hatim,Tafs<sup>ī</sup>r-al-Qurān, Maktabah Nazāar Mustafa-Al-Bāaz,(Makkah Mukarramah 1447AH),2:399.
- <sup>21</sup> Nawāb Siddiq Hassan Būphālī,Fatah-Al-Bayān fi Maqāsid-Al-Qur'ān,Beirūt:Dār al-Kutub al-Ilmiyah:1420,I-310.
- <sup>22</sup> Abdul Mājid Daryā Abādī,Molānā,Tafs<sup>ī</sup>r Majdi, Pāk Company,Lāhore,II5.
- <sup>23</sup> Parvaiz, Ghulām Ahmad,Matālib-Al-Furqān,talū Alfurqān(Talū Islām Trust Lāhore 1993) 3:342.
- <sup>24</sup> Molānā Ameen Ahsan,Islāhi,Tadabbur Qur'ān(Farāan Foundātīon Lāhore 2012)2:466.
- <sup>25</sup> Shakeel auj,Doctor,Nasaiyāt(Kulya muarif Islamia Jamiah Karachī 2012):100.
- <sup>26</sup> Al-Bāqarah 2:172.
- <sup>27</sup> Būkhāri, Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhārī, Kitāb-Al-Imaan ,Hadīth :52.
- <sup>28</sup> Saidīi, Allāma Ghulām Rasool, Tibyān-Al-Furgān: I,494.
- <sup>29</sup> https://www.bbc.com/urdu/science-48067202 accessed on 13-08-2020.
- <sup>30</sup> https://en.wikipedia.org/wiki/Surrogacy accessed on 16-08-2020.
- https://www.webmd.com/infertility-and-reproduction/qa/who-uses-surrogates accessed on I6-08-2020.

#### A Study of the Issues and Rulings related to...

- https://surrogate.com/about-surrogacy/types-of-surrogacy/what-is gestational-surrogacy/accessed on.<u>I6</u>-08-20<u>2</u>0.
- <sup>33</sup> Al-Mom**Ī**noon,23:5.7.
- <sup>34</sup> Allāma Ghūlām Rasool, Saīdī, Tibyān-Al-Qur'ān:7,855.
- <sup>35</sup> Abū Eesā Mūhammad Bin Eesā, Tirmizī, Kitāb-Al-Nikāh, Hadīth: 1131.
- <sup>36</sup> Tirmizī, Kitāb-Al-Nikāh, Hādīth: 1131.
- <sup>37</sup> Mūneeb-Ur-Rehmān, Mūfti, Professor, Taf<sup>1</sup>m-ul-Masāil, 2:355,356.
- <sup>38</sup> Taqī Usmānī, Mufti, Fatāwāh Usmāni, (Maktabah Mārif-al-Qurān Karāchī I438),Kitāb-Al-Tibb Wal Tadāvī, 284,285.
- <sup>39</sup> Taqī Usmānī, Mūftī, Fatāwah Usmāni, Tarteeb wa Takhreej, Muhammad Zubair Haq Nawāz, Maktabāh Mārif-Al-Qurān Karāchī 1438, Kitāb-Al-Tibb Wal Tadāvī, 4:316.